بلیٹن مارچ ۲۰۰۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یوکے)

15 Stanley Avenue, Wembley , UK , HA0 4JQ

امام اور ناظم 020 8903 2689 صدر 020 8524 8212

سیکریٹری 01753 692654 دارالکتب 01753 675182

email: AAII@saziz.globalnet.com Fax: 0870 131 9340

مارچ میٹنگ

السلام علیکم ۔ مہربانی فرما کر جماعت کی ہر میٹنگ میں خود شامل ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں ۔

جائے وقوع:۔ دارالسلام

تاریخ:۔ ۳ مارچ ۲۰۰۲ء

وقت:۔ ۳ بجے سہ پہر

موضوع:۔ قرآن: رُوحانی فیضان کا سرچشمہ ۔
پروفیسر ایم حامی

باقاعدہ سرگرمیاں

ریڈیو پروگرام: ہر جمعہ دو بجے سہ پہر ریڈیو پنجاب آسٹرا ڈیجٹل سیٹلائٹ چینل ۸۸۰

درسِ قرآن: ہر ماہ کی تیسری اتوار شام ۳ بجے

میٹنگ منتظمہ: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۲ بجے

ماہوار اجلاس: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۳ بجے

فہرست مضامین

اسلام کی تعلیمِ جہاد کے متعلق کچھ غلط تصورات صفحہ ۱
ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹنر

یہ مضمون ایشیٹک ریویو (Asiatic Review) اکتوبر ۱۸۸۶ء کے شمارہ سے لیا گیا ہے۔

اسلام کی تعلیم جہاد کے بارے کچھ غلط تصورات

ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹنر

(عرضِ ناشر:۔ یہاں ہم ڈاکٹر لائٹنر، جو ایک مشہور مُستشرق اور اورینٹل انسٹیٹوٹ ووکنگ، انگلستان کے بانی تھے، کا جہاد کے بارے میں ایک مضمون شائع کر رہے ہیں۔ وہ بہت عرصہ ہندوستان رہے جہاں اُنہیں برصغیر کے مذاہب میں دلچسپی پیدا ہوگئی۔ انگلستان واپسی پر اُنہوں نے پکا فیصلہ کیا کہ وہ ایک ایسا ادارہ قائم کریں گے جہاں سے ہندوستان کے مذاہب کے متعلق معلومات مہیا کی جائیں گی۔ اس مقصد کے لیئے اُنہوں نے ہندوستان سے چندہ اکٹھا کیا ۔ اس ادارے کا ایک حصہ ہندوستان کے مذاہب کی عبادت گاہوں کے فنِ تعمیر کا نمونہ ہونا تھا۔ اُنہوں نے یہ کام ایک مسجد کی تعمیر سے شروع کیا جو اُسی سال مکمل ہوئی جس سال حضرت مرزا غلام احمدؒ نے قادیان میں جماعت احمدیہ قائم کی۔ اس کے بعد اُنہوں نے ایک مندر کی تعمیر شروع کی لیکن ابھی وہ نامکمل ہی تھا کہ وہ وفات پا گئے۔

ڈاکٹر لائٹنر کے ورثا نے مسجد کو تو نہ چھیڑا البتہ بقایا زمین ایک فیکٹری بنانے کے لیئے لیز پر دے دی۔ مندر کی نامکمل عمارت اس فیکٹری کے اندر آ گئی۔

حضرت خواجہ کمال الدین، جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نامور مرید تھے، نے مغرب میں تبلیغ اسلام کا فیصلہ کرنے کے بعد لائٹنر کے خاندان کے مسجد اور اس سے مُلحقہ زمین کے قبضے کو چیلنج کیا۔ ایک زبردست مقدمے کے بعد عدالت نے مسجد اور زمین کا قبضہ لائٹنر کے ورثا سے لے کر ایک غیر فرقی ٹرسٹ کے سپرد کر دیا جو کہ حضرت خواجہ صاحبؒ نے ووکنگ مسلم مشن کے نام سے قائم کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے وہاں امام کے لیئے ایک رہائش گاہ تعمیر کی اور تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا۔ مشن کی لٹریری مساعی میں رسالہ اسلامک ریویو بھی شامل تھا۔ بہت دہائیوں تک ووکنگ مسجد انگلستان میں مسلمانوں کا مرکز سمجھی جاتی رہی اور نامور مسلمان یہاں آ کر لاہوی احمدی اماموں کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔ مثلاً قائداعظم محمد علی جناح، شاہ فیصل، صدر ایوب خان اور ملیشیا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمٰن وغیرہ۔

بہت سال بعد چوہدری رحمت علی نے اسی مشن سے اپنے تصور پاکستان کو عملی جامع پہنایا اور پاکستان کے قیام کے متعلق پہلی دو تین میٹنگیں اسی جگہ ہوئیں۔ تصورِ پاکستان کی تشہیر کے لیئے پہلی میلنگ لسٹ جو استعمال ہوئی وہ اسلامک ریویو کی میلنگ لسٹ تھی۔ بہت عرصہ بعد مولانا شیخ محمد طفیل صاحب نے وزیر اعظم ملیشیا تنکو عبدالرحمٰن کے سامنے ورلڈ مسلم لیگ کی تجویز رکھی جنھوں نے اسے شرف قبولیت بخشا اور یہ ادارہ قائم کیا۔ پچھلی صدی کی چھٹی دہائی تک جبکہ ہمارے سُنی بھائیوں نے زبرستی اس پر قبضہ نہ کر لیا ہماری جماعت ہی اس مسجد کی مالی اعانت اور انتظام کرتی تھی۔)

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

شاخیں اور نمائندے

بین الاقوامی مرکز

۵ عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور، پاکستان

فون: 092-42-5862956

092-42-5863260

فیکس: 092-42-5839202

ای میل:

آسٹریلیا

32 Cardinal Clency Avenue, Glendenning 2761, Sydney
Phone: 061-2-8311296
Fax: 061-2-8311296

کینیڈا

1) 3181 East 15th Ave., Vancouver - B.C. V5M- 2L1
Phone: 604 4385630
Fax: 604 4361975
2) 175 Toryork Dr., Unit 54, Toronto, Ontario
Phone: 416-740-6553
email: oaaii@aaiil.every1.net
3) 8459 Scurfield Drive, N.W. Calgary, Alberta T3L 1H6
Phone: 0403-2390793

جموں اور کشمیر

1) Tareen Medicate, B.P. Batmallo Srinagar, 190009, Kashmir, India
Phone: 091-194-73352
2) Mr. Abdul Hafeez, J & K State Rd Transport, Bikram Chowk, Jammu 180001, J & K State, India.
Phone: 091-191-549333
3) Ch. Abdul Jubar Ganai, Bhadarwah 182222, J & K State, India.

جزائر فجی

12 Bau St., Suva
Phone: 0679-315-994
Fax: 0679-315-994

جرمنی

Die Moschee, Brienner Strasse 7/8, 10713 Berlin,
Phone: 0049-30-8735 703
Fax: 0049-30-8730 783
email: DieMoschee@aol.comaaiil.org/german

گیانا

Masjid Darus Salaam, 76 Brickdam and Winter Place., POB 10692, Georgetown
Phone: 0592-2-72940

ہالینڈ

1) Evenaar 44, 3067 DK Rotterdam
Phone: 031-10-2206094
Fax: 031-10-2206094 & 031-20-8747102
e-mail: faaiin@faaiin.nlwww.faaiin.nl
2) Stichting Ahmadiyya Isha'at-i-Islam Kepplerstraat 265, 2562 VM Hague
Phone: 031-70-3659756
Fax: 031-36-5331411
email: info@moslim.orgwww.moslim.org
3) Celsiuslaan 5, 3553 HM Utrecht.
Phone: 031-30-2710887
4) Gerard Douwstraat 70, 1072 VV Amsterdam.
Phone: 031-20-6797416
e-mail: jahier@worldonline.nl
5) Brielselaan 194a, 3081 LL Rotterdam.
Phone: 031-10-2440487
6) Beltmolen 70, 2906 SC Capp.a/d Yssel.
Phone: 031-10-2840344
7) Daguerrestraat 127, 2561 TP Hague
Phone: 031-70-3468414
8) Paul Krugerlaan 14, 2571 HK Hague
Phone: 031-15-3105365
9) Andoornvaart 61, 2724 TB Zoetermeer
10) Jekerstraat 9 Hs, 1078 LV Amsterdam
Phone: 031-20-6628905

یورپین زون میں نمائندہ مرکز

Zevengetijdeklaver 5, 3069 DK Rotterdam. Nederland.
Phone: 031-10-2860075
Fax : 031-10-4215170
e-mail: assantoe@worldonline.nl

بھارت

1) Pocket L, 25-A, Ground Floor, Dilshad Garden, Delhi 110095
Phone: 011-2134969
2) Fatimabai Court., 4th Floor - 17 Azad Rd., Jacob Circle, Mumbai
Phone: 091-22-303438

انڈونیشیا

1) Jl. Kemuning 14 Baciro, Yogyakarta
Phone: 062-274-513592, 565695 55225
e-mail: webmaster@ahmadiyah.or.id
Web: ahmadiyah.or.id
2) Imam Musa

Phone:

جنوبی افریقہ

10 Bloemhof St., North Pine Cape Town, 7560
Phone : 027-21-9812224
Fax : 027-21-9812224

سرینام

Keizerstraat 88, Paramaribo
Phone : 0597-373849
Fax : 0597-493121
aaiil.org/suriname

تھائی لینڈ

P. O. Box 50, Samyaek Ladprao, Bangkok 10901
Phone: 662 251-0376 / 662 537-8190
email: alis@icao.or.th

ٹرینیڈاڈ اور ٹبیگو

1) 4 Ruhee Garden, Calcutta Rd no. 2, Freeport
Phone : 809 673151
Fax : 809 650296493
2) 93 Calcutta Rd. No. 4, Freeport ،Carapachaima

ریاستہائے متحدہ امریکہ

1) 1315 Kingsgate Road, Columbus, Ohio 43221-1504,
Phone : 01-614-457 8504
Fax : 01-614-457 4455
email: aaiil@aol.com
Web: tariq.bitshop.com/misconceptions
2) 91-05 197 St., Hollis, NY 11432,
Phone: 01-718-4795617
3) 36911 Walnutstreet, Newark California 94560
Phone : 01-510-7916449

لفظ جہاد کا مطلب

جہاد کے مضمون کے بارے میں نہ صرف مُستشرقین بلکہ خود مسلمانوں کی اکثریت میں اس قدر غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ بہتر ہو گا کہ یہ واضح کر دیا جائے کہ جہاد کِن چیزوں پر مبنی ہے۔ یہ کرنے کے لیئے اس لفظ کا تجزیہ کر کے دکھانا پڑے گا کہ یہ لفظ پہلے کب اور کِن معنوں میں استعمال ہوا تھا۔

صرفی لحاظ سے اس کا مادہ 'جہد' ہے، اُس نے کوشش کی، اور اس سے جو حرکت کا مصدر بنتا ہے اُس کا مطلب ہے اُس نے پوری کوشش کی۔ اور عرب مصنفین اس کا استعمال اُس جگہ کرتے ہیں جہاں کوشش شدید مشکلات کے باوجود کی جاتی ہے اور جب یہ مذہبی معاملات کے لیئے استعمال ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے سچے دین کے لیئے مذہبی مشکلات ہوتے ہوئے کوشش۔

عربی کے ہر لفظ کے مادے کی صرف منطقی، فلسفیانہ، تاریخی اور صرفی استعمال ذہن میں رکھتے ہوئے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اس طرح کے الفاظ سیاق وسباق کے مُطابق تاویل طلب ہوتے ہیں۔ ایک عرب کے اردگرد کے ماحول پر توجہ دیں تو سب سے پہلے اور اہم چیز اُس کے گھریلو تعلقات ہیں۔ پھر ہم اُس کا پیچھا کرتے ہیں جب وہ خیمے سے نکلتا ہے اور ہم اُسے اُس کے اونٹ یا گھوڑے سے سلوک کرتا دیکھتے ہیں، ہم شکار پر اُس کا پیچھا کرتے ہیں اور ہم صحرا میں اُسے تنہا دیکھتے ہیں جب وہ اپنی محبوبہ کے قابل التفات نہ ہونے کی یا اپنے ہمسایہ قبیلے کے تکبر کی یا اپنے ملک کے مایوس مستقبل کی یا اپنے دل کی بے راہروی کہ اُسے خداوندکریم سے تعلق پیدا کرنے میں سکوں نہیں ملتا، شکایت کرتا ہے۔ تو یہ ہیں وہ مشکلات جو اُس کے راستے میں ہیں اور اگر وہ اپنے گھوڑے یا اونٹ کو زوردے کر رات کو اس لیئے بھگاتا ہے کہ صبح سے پہلے اپنے سکون کو پامال کرنے والوں کو جالے تو یہ جہاد ہے؛ اگر وہ اپنے رشتہ داروں کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ کاہلی چھوڑ دیں اور قبیلے کے جھنڈے تلے جمع ہو کر سچے مذہب کی تعلیمات کو پھیلائیں تو یہ جہاد ہے؛ اور اگر وہ دنیاوی مشاغل چھوڑتا ہے تا کہ ایک بے راہرو دل رکھنے کے باوجود وہ لو لگانے سے سکون پالے تو یہ جہاد ہے۔ طالبعلم کا کتابوں میں محو رہنا یا تاجر کا پیسہ کمانا یا کسان کا سخت زمین سے خوراک پیدا کرنا جہاد کہا جا سکتا ہے۔

سو جب لوگ کہتے ہیں کہ جہاد کا مطلب مسلمانوں کا غیر حکومت یا غیر اسلامی ممالک سے جنگ کرنا ہے اور اس کو جہاد کا نام دیتے ہیں (گو یہ ممکن ہے کہ مخصوص حالات میں اس لفظ کے یہ معنی کرنا درست ہو)، تو وہ غلط کہتے ہیں، اور ایک ایسے مذہب پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں جس کے متعلق اُنہیں کچھ معلوم نہیں۔

زیادہ مُنصفانہ بات یہ ہو گی کہ وہ عہدنامہ عتیق سے خونی تعلیم یا پھر پولوس کے خطوط سے غلامی کی حوصلہ افزائی اخذ کریں جو کہ بھاگے ہوئے عیسائی غلام اونیمس (Onemus) کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اپنے مُشرک مالک کے پاس لوٹ جائے۔ اگر عیسائی علماء، ہمارے نجات دہندہ کا مشن ذہن میں رکھتے ہوئے، سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیئے ایک رضا کارانہ قربانی دی، جبکہ وہ صلیب پر شکایت کرتے رہے کہ خدا تعالی نے اُنہیں چھوڑ دیا ہے، تو، پیشتر اس کے کہ ہم مکمل طور جہاد کا وہی مطلب لیں جو مسلمان سپاہی کی زبان پر ہے، ہمیں توقف کرنا چاہیے۔ اگر ایک عیسائی سپاہی کا فرض ہے کہ وہ اپنی حکومت کے لیئے لڑے، بلاغرض اس کے کہ وہ کس مقصد کے لیئے لڑ رہا ہے، تو پھر یہ واضح ہے کہ چاہے وہ دوسروں کے خلاف صلیبی جنگ لڑ رہا ہے یا عیسائیوں کو ظلم سے بچانے کے لیئے، اُس کے فرض میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر ایک مسلمان سپاہی اُن کے خلاف جنگ کرے جو اُس کے ہم مذہبوں کو ان کے مذہبی شعائر ادا نہیں کرنے دیتے، جو مسلمانون کو اُن کے گھروں سے نکالتے ہیں اور اُن کی جائدادوں پر قبضہ کر لیتے ہیں صرف اس لیئے کہ وہ مسلمان ہیں، اگر یہ ظلم وستم ایک معاہدہ کی خلاف ورزی ہو، چاہے صرف ایک ہی مسلمان غیر مسلموں سے تنگ کیوں نہ ہو، تو اُسے یہ غیر متقی فعل نہیں لگتا کہ وہ جہاد کی اُن مخصوص معنوں میں کوشش کرے۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے نیک سپاہی ارضِ مقدس میں جان دے چکے ہیں تو ترکوں کے بھی متقی سپاہی شہید ہو چکے ہیں جنہوں نے کافروں سے جنگ کرتے ہوئے شہادت پائی۔

انتہائی غلط تاویل

جہاد کے مطلب پر اس لمبی تمہید کے بعد، جو غیر ضروری نہیں تھی، میں اُن وجوہات کا تجزیہ کروں گا جن کی وجہ سے جہاد کے موجودہ مفہوم میں جو غلط فہمی پائی جاتی ہے وہ پیدا ہوئی۔ اور میں وہ آیات بھی پیش کروں گا جن میں جنگ مقدس کی اجازت ہے اور وہ شرائط بھی جن کے تحت یہ جنگ کی جا سکتی ہے۔ یہ صرف کتابی دلچسپی کے لیئے نہیں بلکہ اس کی سیاسی اہمیت بھی ہے اس لیئے کہ اس کا تعلق، جن معنوں میں مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں، یعنی سُنی اور شیعہ، اور سُنی فرقے کے اندر جو چھوٹے فرقے ہیں، نے سمجھا اور خلافت اور امامت سے بھی ہے۔ پھر ہمیں سمجھ آئے گی کہ سلطانِ ترکی کی سُنی مسلمانوں پر کیا اتھارٹی ہے، سوڈانی مہدی کس حد تک مصریوں کی پیش قدمی اور غیروں کے حملوں میں مزاحمت کرنے کا حقدار تھا۔

اگر وہ درست تھا تو کیا پھر عیسائی حکومتوں کے زیر سایہ رہنے والے مسلمانوں، اُن کی جو بھی حالت ہو یا جو بھی سلوک اُن سے کیا جا رہا ہو، کے رویہ پر اس کا کیا اثر ہو یا ہو سکتا ہے۔ ہم دکھائیں گے کہ مذہبی نکتہ نظر سے کوئی اثر نہیں ہوا نہ ہو سکتا تھا۔ اس سے آگے بڑھ کر میں یہ ثابت کروں گا کہ مسلمانوں کا وہ طبقہ جس پر سب سے زیادہ شبہ کیا جاتا ہے، جنہیں عرف عام میں وہابی کہتے ہیں، اُنہوں نے ہر حال میں حکومت وقت، وہ جس طریق سے بھی حاصل کی گئی ہو یا جس کسی کی بھی ہو، کے خلاف مزاحمت کو سب سے بڑھ کر بُرا کہا ہے۔

ہمیں کسی غاصب کے سامنے سر جھکانے سے کوئی ہمدردی نہیں اس لیئے کہ یہ کامن سنس اور فطرت انسانی کے خلاف ہے لیکن ہم بغیر کسی توقف کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی بھی ماڈرن عیسائی حکومت کے لیئے یہ ممکن نہیں کہ وہ ایسے کام سرانجام دے کہ صرف اُن کی وجہ سے جہاد جائز قرار پائے چاہے اُس کی کامیابی کا امکان ہو۔

ایک اسلامی کنفیڈریشن، جیسا کہ 'اطلاع' نے، جو کہ ایک ایرانی اخبار ہے، تجویز کیا ہے، غالبًا شاہ کی حکومت کے تحت ایک دلچسپ اور سیاسی طور پر اہم تجویز ہے۔ ایک لمحے کے لیئے

سوچیں کہ جہاد کی شیعوں کی تعریف کیا سُنیوں پر اثر انداز ہو گی یا یہ کہ کیا یہ تعریف سُنی مذہب کے مطابق ہو گی اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ غیر مسلمان حکومت پر حملہ کیا جائے، خاص طور پر اُن کے اپنے شہریوں کی طرف سے، جن کا اُس سے خاموش معاہدہ ہے، ایسا سوچنا سچائی سے بہت دور ہو گا۔ ہم مسلمانوں کے مُختلف فرقوں میں بھائی چارے کی کوششوں کے فروغ کے ہمدرد ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ چونکہ کچھ حد تک اس کی بنیاد مذہب ہو گا اور جہاں تک ہم اس کو سمجھ سکے ہیں نتیجۃً ہمارے مسلمان شہریوں میں وفاداری بڑھے گی۔

اگر 'اطلاع' کے مضمون کا جو ترجمہ گلوب نے چھاپا ہے وہ درست ہے، تو اس میں مجھے کوئی جذباتی یا متعصّبانہ بات نظر نہیں آئی۔ قرآن کریم کی جن آیات کا حوالہ دیا گیا ہے اُن میں کہیں بھی بغاوت پر نہیں اُبھارا گیا۔ ''خدا کا ہاتھ اُن (مومنوں) کے ہاتھوں کے اوپر ہے'' یا ''خدا، اُس کا رسول اور مومن افضل ہیں اور منکرین بُری طرح تباہ کیئے جائیں گے اور اُن پر غربت طاری ہو گی'' وغیرہ آیات کا منکرین کے خلاف جنگ کرنے کے علاوہ ایک دوسرا مفہوم بھی ہو سکتا ہے۔ اگر عہد نامہ جدید اور بنی نوع انسان کے بھائی چارے کا مذہب کہتا ہے کہ میں دنیا پر امن نہیں جنگ مسلط کرنے آیا ہوں یا اُس کی ہدایت یہ کہ ''سیزر کی چیز سیزر کو دو اور خدا کی چیز خدا کو'، تو اس سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ جس چیز پر خدا کا حق ہے وہ سیزر کو دینی جائز نہیں یا یہ کہ جب بدامنی ہے تو کیا امن ہو گا۔ بلا شبہ اطلاع جہاد کا ذکر کرتا ہے لیکن اُسی طرح کہ جس طرح ایک مظلوم عیسائی گروہ، ملٹن کے الفاظ میں خدا سے دُعا کرے کہ اُن کے شہدا کا بدلہ لے۔ لیکن اس حوالے سے اُس نتیجہ پر پہنچنے میں جس پر (گلوب کا) مضمون پہنچا ہے بہت فاصلہ ہے۔ (مسلمانوں کی کنفیڈریشن کا) مقصد واضح طور پر ایک دفاعی اتحاد بتایا گیا ہے۔

جہاد کا اصل مطلب

''اگر تمام مسلمان قومیں بیرونی حملوں کے خلاف اپنے دفاع کے لیئے ایک کنفیڈریشن بنا لیں تو اُنہیں طاقت ملے گی اور وہ مضبوط ہو جائیں گے اور دوسری تمام قوموں پر غالب آ جائیں گے جیسا کہ قرون اولیٰ میں ہوا۔ چلیں وہ تمام اختلافات جو مُختلف مسلمان قوموں کو الگ کیئے ہیں اُنہیں ایک طرف رکھ دیں؛ چلیں قومیں ایک دفاعی اتحاد قائم کریں؛ اور اگر ایک بیرونی طاقت ایک مسلمان قوم پر حملہ کرے تو دوسروں میں کوئی بھی غیر جانبدار نہ رہے بلکہ سب دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیئے تعاون کریں؛ چلیں سب اپنے وسائل اکٹھے کر کے سب کی اعانت کریں تو پھر کوئی جارح کامیابی کا موقع نہ پائے گا۔ اگر پرشیا اکیلا فرانس کے خلاف لڑتا تو اُسے شکست ہو جاتی اور اُسے کبھی بھی حالیہ شان وشوکت نہ حاصل ہوتی۔ اُسے فتح کیوں ہوئی؟ اور یہ کیسے ہوا کہ ایک دوسرے درجے کی طاقت سے وہ ایک عظیم الشان قوت بن گئی اور اُس کی طاقت ساری دنیا میں پھیل گئی؟ صرف اس لیئے کہ اُس نے تمام جرمن حکومتوں کی ایک کنفیڈریشن بنائی۔ مسلمان حکومتوں کو پرشیا کی مثال کی پیروی کرنی چاہیے اور اس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ اتحاد میں طاقت ہے۔ ہم سارے اسلام کو صرف ایک دفاعی اتحاد میں منسلک دیکھنا چاہتے ہیں، ایک ملک کو دوسرے کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے اور کنفیڈریشن کا مقصد صرف ایک جارح کے خلاف متحدہ ایکشن لینا ہو گا۔ پھر دوسری قوموں کو حوصلہ نہ ہو گا کہ وہ مسلمان ممالک پر حملہ کریں۔ مسلمان حکومتیں اس قابل ہو جائیں گی کہ وہ بڑی شان سے کسی بھی جارح کے خلاف اپنی آزادی، اور قومیت کا دفاع کر سکیں گی۔ موجودہ حالات میں جب اسلام متحد نہیں تو دفاع ناممکن ہے اس لیئے الگ الگ سب ملک کمزور ہیں۔

جو بھی اس مقصد کے حصول کی کوشش کرے گا وہ دونوں جہانوں میں عظیم مرتبہ پائے گا۔ اور اس کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ قائم رہے گا اور وقت کی کتاب سے کبھی نہ مٹے گا۔ کیا ایسی کنفیڈریشن ناممکن ہے؟ نہیں، بالکل نہیں۔ ہم ابھی انتشار اور اتحاد دونوں کا نتیجہ دکھا چکے ہیں۔ جب تک اسلام ایک متحدہ کنفیڈریشن نہیں قائم کرتا وہ نہ بیرونی حملوں سے محفوظ ہو گا اور نہ ہی اُس کو قرون اولیٰ کی شان وشوکت حاصل ہو گی۔ تمام ذہین انسان مسلمانوں کی کنفیڈریشن کے حامی ہیں اور ہماری رائے سے متفق ہیں۔ یہ ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لیئے کوشش کرے؛ اس کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ انتہائی خطرناک ہو گا۔''

میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپیل نہ ہی غیر فطری ہے اور نہ ہی ناقابل عمل؛ یہ زمانے کے بہترین نشانوں میں سے ہے۔ اس وقت بھی لاہور، لکھنو اور دوسرے مقامات پر ہندوستان کے سُنی اور شیعہ اپنے بھائی مسلمانوں کے اجتماعی سوشل اور سیاسی مفاد کے لیئے اختلافات بھُلا رہے ہیں؛ اور نہ ہی اس مطلب ہے کہ حکومت سے وفاداری نہ ہو۔ بلکہ اس کا مطلب ایک اجتماعی شہریت کی ترقی ہے جو کہ ایک ہی ملکہ کی وفاداری سے جوڑی جائے گی۔ اور بہتر یہ ہی ہو گا کہ جہاں تک ہندوستان سے باہر مسلمان ممالک کا تعلق ہے وہ ایک دفاع کے لیئے سلطنت برطانیہ کے تحت اتحاد قائم کریں نہ کے روس کے تحت جب کہ برطانیہ اب اس پر تیار ہے۔

بائبل کا تصور جہاد

''کھیت کی نباتات تیری خوراک ہونگی۔ تُو اپنے منہ کے پسینے سے روٹی کھائیگا۔ جب تک کہ تُو زمین میں پھر نہ لوٹے جہاں سے تُو لیا گیا کیونکہ تو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹے گا۔'' (تکوین، ۳:۱۹)

وہ زمین جس کی آدم نے کھیتی کرنی تھی اُس کا بیان اس سے پہلی آیت میں ہے جہاں اس کو لعنتی اور کانٹے پیدا کرنے والی کہا گیا ہے سوائے اس کے کہ سخت مشقت سے ایک روتا ہوا کسان اس میں سے کچھ کاشت کر لے۔ مشقت کے ساتھ شاید دُعا بھی شامل ہو۔ لیکن یہ تھی تو سزا ہی۔

عربی میں، اور دینِ محمد، اس زبان مقدس کے علم کے بغیر، جس میں یہ لکھا گیا ہے بات کرنا بیکار ہے، بائبل کی اس آیت کا ترجمہ یوں کیا جا سکتا ہے۔

''تو جہاد سے روٹی کھائے گا جب تک کہ تو جہادۃ (یعنی پتھریلی اور بنجر زمین) میں لوٹ نہ جائے''

جہاں تک حوالے کے باقی حصے کا تعلق ہے تو مسلمان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم مٹی سے بنے ہیں اور اسی میں لوٹ کر جائیں گے۔ عام تعلیم یہ ہی

ہے کہ خدا نے پھونک یا زندہ روح انسان میں ڈالی جس کو اُس نے مٹی، اصل میں گیلی مٹی، سے پیدا کیا تھا۔ ہم خدا کے ہیں اور اُس ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں قرآن کریم کی بیشمار آیات کا خلاصہ ہے۔

جہاں تک زمینی زندگی کا تعلق ہے تو عرب کو سرخ مٹی سے بنایا گیا اس لیئے کہ یہی لفظ عرب کا معنی ہے۔ اور وہ ساحل اور بحیرہ احمر کا نچلا حصہ جہاں وہ کہتے ہیں کہ باغ فردوس تھا اور جو پروفیسر ہیکل اور دوسروں کے مطابق لائیمیورا کے اوپر بہتا ہے، جہاں پہلے زمانوں میں انسان رہتا تھا جب وہ بندر سے بڑھا، اور جو وہاں کے پھل کھاتا تھا جب کہ ہم کیک کھاتے ہیں، اب بھی مسافروں کو اپنے لال رنگ سے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ EDOM یا آدم یا Idumea جہاں سے کوہ سائر سورج کے پانی میں انعکاس سے سرخ ہو جاتا ہے، کا مطلب بھی سرخ ہے۔

آدم کو بھی جو نام دیا وہ آدما بمعنی سرخ مٹی سے بنا تھا۔ تو اگر ہمیں اپنے اباواجداد ڈھونڈنے ہیں تو وہ ہمیں عربوں میں ہی ملیں گے۔ اور اگر انسان کی ترقی کے پچھلے چھ ہزار سال میں کوئی زبان پہلی زبان سمجھی جاسکتی ہے، تو وہ بھی عربی ہی ہے۔ زمین سے متعلق حوالوں اور الفاظ کے باہمی تعلقات یہ تجویز کرتے ہیں کہ اس کی تاریخ بہت پُرانی ہے۔ اُن کا بعد میں رسم ورواج، مذہب اور انسانی مقاصد کی ترویج میں استعمال ہمیں اُتنا ہی علم دیتا ہے جتنا ہمیں عربوں کی تاریخ یا بنی نوع انسان کی دانشوری سے ملتا ہے۔ لیکن جہاد ایک ایسا لفظ ہے جس کے بُنیادی معنوں میں باہمی تعلقات نہیں داخل۔ یہ صرف وہ جدوجہد ہے جس کو دینِ محمد نے عبادت کا درجہ دیا ہے۔ ہم اس لسانیات سے متعلق تحقیق کو چھوڑ نہیں سکتے جب تک ہم یہ نہ بیان کر لیں کہ ہماری رائے میں گو Idio-Germanic علم کا علمی کام میں زبردست استعمال ہے لیکن semitic شاخ کے سبق اور منطق بےنظیر ہیں۔ ہم لسانیات کے طالبعلموں کی توجہ عربی زبان کے الفاظ کے کئی سو مطالب کی طرف مبذول کرواتے ہیں (ایک مثال میں ۵۰۰ الفاظ) جن کا تعلق اُن لوگوں کی زندگی سے ہے جو، اگر ایک دفعہ سمجھ لیئے جائیں تو اس زبان کے لسانی خزانے حاصل کرنے میں آسانی پیدا کر دیں گے اور ایسے اصول، جو کہ یکتا اور آسان فہم ہیں، قائم کریں گے جس سے نہ صرف ہم آسانی سے یہ زبان، جو کہ ترقی یافتہ زبانوں میں سب سے مشکل ہے، سیکھنی آسان ہو جائے گی بلکہ تاریخ انسانی اور دانشوری کی کئی مشکلات کا حل بھی نکال لے گی، خاص طور پر جزیرہ نمائے عرب کے باشندوں کے حوالے سے لسانیات، علم الانسان اور نفسیات۔

لفظ جہاد کے مُختلف معانی

ہم اب یہ دعوی کرتے ہیں کہ، عربی کے دوسرے الفاظ کی طرح، جہاد کا پہلے ایک نحوی مطلب ہے اور پھر لغوی یا مجازی مطلب۔ لغوی یا مجازی مطلب عربی زندگی کے حالات اور عربی لٹریچر میں ترویج کے ساتھ بدلتا رہتا ہے لیکن یہ کبھی بھی اپنا نحوی معنی نہیں کھوتا یعنی مشکلات کے خلاف جدوجہد۔ لیکن دوسرے عربی الفاظ کے برعکس اس میں کوئی جنسی مطلب نہیں اور نحوی، لغوی اور مجازی لحاظ سے یہ بے آمیزش لفظ ہے جس طرح کہ یہ ایک مومن کا فرض عظیم ہے۔

مادے کی پہلی صورت کے لحاظ سے جہاد کا اطلاق کوشش پر ہے اور تیسری، چھٹی اور آٹھویں صورت کے لحاظ سے ایک بے مثال کوشش چاہے وہ زبان سے ہو یا فعل سے تاکہ مشکلات کے باوجود ایک صحیح نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔ سو ایک افسر جو کسی امیدوار کی درخواست کی جانچ کر رہا ہے یا ایک ڈاکٹر جو کسی بیمار کی تکلیف کی تشخیص کر رہا ہے دونوں کے سامنے ایسے کام ہیں جو اُن کی اہلیت پر بوجھ ڈالتے ہیں جیسا کہ ایک درخواست دہندہ جو کسی افسر سے کوئی رعائیت چاہتا ہے۔ ان کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ جو کوئی بھی تکلیف اُٹھاتا ہے، تھک جاتا ہے، غم اُٹھاتا ہے اور سب سے بڑھ کر جب قحط پڑتا ہے تو جو کاشتکار دُکھ اُٹھاتا ہے تو اُس کی کوششیں اور حالت دونوں ''جہد'' ہیں۔ اگر ہمیں ایک ایسی قوم کے متعلق بتایا جائے جس کے لوگ 'جہد' کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پانی کی کمی اور زمین کی خشکی کے باعث تکلیف میں ہیں۔ بلا شبہ، اسی طرح فوج کا تھکا ہوا دستہ، نڈھال مسافر اور وہ جانور جس کی طاقت سے بڑھ کر اُس کو چلایا گیا ہے، سب پر 'جہد' کا ہی اطلاق ہوتا ہے۔ دودھ میں سے مکھن نکالنا، اسے پینے کے لیئے خوشگوار بنانا، بھوکے کی خوراک کی اشتہا اور اُس کا کھانا یہ بھی 'جہاد' ہی ہے۔ تیسری شکل میں، جو کہ اصل مطلب کے ساتھ وجہ کو بھی شامل کر لیتی ہے، جو چیز مشکل پیدا کرے وہ زیادہ اہم ہو جاتی ہے اور چونکہ مزاحمت زیادہ ہے اس لیئے کوشش بھی بڑھانی پڑتی ہے۔ عیسائیوں کی طرح مسلمان کو بھی ''دنیا، جسمانی تعیش و خواہشات اور شیطان'' کے خلاف جنگ کرنی پڑتی ہے۔ سو جہاد تین قسم کا ہے۔ یعنی ایک نظر آنے والے دشمن کے خلاف، شیطان کے خلاف اور اپنے نفس کے خلاف اور جہاد کے لفظ میں یہ تینوں دشمن شامل ہیں اور قرآن ۲۲ : ۲۷ میں یہ معنے ہیں۔ ایک دشمن کے ساتھ سخت مشکل حالات میں جنگ کرنا جہاد ہے۔ یاد رہے کہ مسلمانوں کو جن دشمنوں کے خلاف اولین جنگیں کرنی پڑیں وہ کفار تھے جن کا مقصد اُس مذہب کی تباہی تھی جس سے وہ نفرت کرتے تھے۔ سو یہ فطرتی بات تھی کہ جب 'جہاد فی سبیل اللہ' کا ذکر ہو تو اس لفظ کا طلب دین کے لیئے لڑنا کیا جائے اور جب عام استعمال میں الفاظ 'فی سبیل اللہ' نہ بھی استعمال کئے جائیں تو اس سے مذہبی جنگ کا مطلب لیا جائے، جو کہ مطلب آج تک لیا جاتا ہے۔

لفظ جہاد کے مُختلف صیغے

جہاد کی دوسری اشکال، مادے کے معنوں میں اضافہ کر کے اس کے مادے کے اصل مطلب کو آگے بڑھاتی ہیں۔ اس طرح مزدور کے لیئے یہ چوتھی شکل ہے، زمین میں داخل ہونا جیسا کہ صحرا یا بنجر زمین۔ معاملات سے نپٹنے میں یہ 'احتیاط یا صحیح فیصلہ' کا اضافہ کرتا ہے۔ جسمانی لحاظ سے اس کا نتیجہ بوڑھاپے کی تھکاوٹ اور بالوں کی چاندی ہے۔ لیکن مُسلسل کوشش جس سے ظاہری اور غیر عملی مشکلات دور ہوں اور اس لیئے اجہد کا مطلب زمین، سڑک یا جو کوشش کرے اُس کے لیئے سچائی کا پالینا یا کسی معاملے تک ہاتھ کا پہنچ جانا ہے۔ ہم چھٹی شکل، جس کا مطلب قریباً وہی ہے جو پہلی شکل کا، کو چھوڑ کر آٹھویں شکل کی طرف آتے ہیں جس کی شیعہ

کمیونٹی میں اسقدر اہمیت ہے کہ مجتہد علم پر گواہ، مفسرین اور مذہب کے بارے ہدایت دینے والوں کو کہتے ہیں، جن کے احکام، وہ لاہور ہو لکھنو یا تہران، شیعہ حضرات نظرانداز نہیں کر سکتے۔ شاہ کی حکومت کی آمریت بھی مجتہد کے اجتہاد کی پابند ہے۔ عام معنوں میں مجتہد کا مطلب ایک وکیل ہے جو کہ اپنی تمام ذہنی صلاحیتوں کو اس مقصد کے لیئے استعمال کرتا ہے کہ قانون کے کسی مُشکل معاملے میں، جو شک و شبہ میں ڈوبا ہو، قرآن وسنت سے مماثلت پیدا کر کے وہ ایک صحیح نتیجہ پر پہنچ سکے۔ مسلمانوں کے شیعہ فرقہ میں اگر بغاوت کا خطرہ ہو تو مجتہدوں کو رام کرنا ہوگا۔

سادہ اسم جہد کا مطلب طاقت، اہلیت، مزدوری، کوشش، ایک قسم، مشکل، مصیبت یا تکلیف جس کے ساتھ مندرجہ بالا چیزوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ازروئے عضویات بیماری جہد ہے۔ ایک تعداد میں بڑے خاندان کی غربت کی مشکل یا ایک غریب کا بھاری ٹیکس ادا کرنے میں مشکل، سب جہد ہیں۔ جب زمین کے لیئے استعمال ہو تو جہاد کا مطلب بنجر زمین ہے۔ جاہد کی شکل میں یہ چراگاہ ہے۔ مُجہد اگر اس کا استعمال ایک مخلص دوست کے لیئے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک اچھا صلاح مشورہ دینے والا ہے۔ اگر اپنے آپ کے لیئے استعمال ہو تو مشکل حالت اور اگر اپنے جانور کے لیئے تو تھکاوٹ سے کمزور ہوا۔ جہد کے ایک صیغے کا مطلب مشکل حالات بوجہ بیماری، قحط یا پانی کا قحط ہے۔ میری رائے میں میں کافی مثالیں دے چکا ہوں یہ ثابت کرنے کے لیئے کہ مطالب میں سے کسی کا مطلب کسی بھی صیغے میں دوسرے انسان سے لڑنا صرف اس لیئے کہ اُس کا مذہب مُختلف ہے، یا ایک غیر اسلامی حکومت کی مُخالفت نہیں۔ اس کا مطلب تو crusade کے مطلب کی حد تک نہیں جاتا یعنی ایک کمیونٹی کو حرکت میں لے آنا تا کہ خارجی ممالک سے حملہ آوروں کو نکال کر مقامات مقدسہ پر قبضہ کی کوشش کی جائے یا عیسائی بادشاہوں کی شان و شوکت کے لیئے مسلمانوں کے ممالک پر قبضہ کر لیا جائے۔

(خلاصہ یہ ہے کہ جہاد کا مطلب، جو کہ عربی ماہرین لسان نے لکھا ہے یہ ہے

جہد۔ کوشش کرنا، تھکاوٹ برداشت کرنا، بیماری سے کمزور ہو جانا، دودھ سے مکھن نکالنا، کھانے کی اشتہا، مشکل حالات میں گزارا کرنا

جہادت۔ سخت زمین جس میں کوئی نباتات نہیں

جہاد۔ دشمن سے جنگ

اجہاد۔ بالوں میں سفیدی کا بڑھنا، سچائی کا کُھلنا، مشقت اور (مخصوص حالات میں) جائداد کو تقسیم اور اُس کا ضیا)

نبی کریم ﷺ کا تصور جہاد

جب کچھ لوگوں نے (حضرت) محمد ﷺ سے درخواست کی کہ اُنہیں اُن کافروں کے خلاف جنگ کی اجازت دی جائے جو مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ ''تمہارا اصل جہاد والدین کی خدمت ہے'' جب قرآن جہاد کا لفظ استعمال کرتا ہے تو وہ ترجیحاً اس کو گناہ کے خلاف جنگ کا معنی دیتا ہے۔ ''جو کوئی بھی تقوی میں جہاد کرے گا تو ہم اُس کو سچا راستہ دکھائیں گے'' ایک دوسرے مقام پر قرآن ہمیں کہتا ہے کہ کفار کے خلاف جہاد عظیم کرو نفس کی اور قرآن کے دلائل کی تلوار سے۔ حدیث میں ہے کہ مجاہدین جنگ سے واپس آ رہے تھے تو نبی کریم ﷺ کے پاس گزرتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم جہاد صغیر، یعنی کفار سے جنگ، سے جہاد کبیر، یعنی گناہ سے جنگ، کی طرف لوٹ رہے ہیں۔'' اسی طرح عیسائیوں کو، جو کہ بین الاقوامی بھائی چارے کے چرچ کے نمائندہ ہیں، اور وہ چرچ جس نے نفس کے خلاف تلوار کے علاوہ دنیاوی تلوار بھی اُٹھائی ہے، چاہیے کہ وہ یوحنا کے ان الفاظ اور اس پرانے عربی مقولے کے الفاظ پر عمل کریں: 'جو اچھی چیز ہے وہ لے لو اور جو بُری چیز ہے وہ چھوڑ دو'' چاہے وہ تمہارے مذہبی دشمن سے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور گویا کہ ہم ایک ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں کہ جس میں، عربی کے ایک اور مقولے کے مطابق ''بو بھری دنیا میں ایک عطار کیا کر لے گا''، ہماری تمنا ہے کہ ایک ہی قاری جہاد کے موضوع پر تعصب صاف کر کے تحقیق کرے۔

مذہب میں جبر نہیں۔ قرآن کریم

قرآن کریم میں مذہبی جنگوں سے متعلق چیدہ چیدہ حوالے مندرجہ ذیل جگہ پائے جاتے ہیں۔

مذہب میں تشدد استعمال نہیں کیا جاتا، گو عام طور پر تاثر یہی ہے کہ یہ اسلام کی روح ہے۔ قرآن کی دوسری سورۃ میں صاف لکھا ہے کہ مذہب میں زبردستی نہیں۔ (۲:۲۵۶) اس حُکم کے مُخاطب خاص طور پر وہ اولین مبلغ تھے جن کے بیٹے بت پرست یا یہودی تھے اور وہ اُنہیں زبردستی مسلمان بنانا چاہتے تھے۔ اور جب غیر مسلم بچوں کی ماؤں نے اُنہیں مومن رشتہ داروں سے لے جانا چاہا تو محمد (ﷺ) نے اُنہیں روکنے نہ دیا۔ دوسری سورۃ میں یہ بھی لکھا ہے کہ یقیناً وہ جو ایمان لائے اور جو یہودی، عیسائی یا صابی ہیں، اور جو کوئی بھی خدا اور آخرت پر ایمان لایا اور نیک کام کیئے اُنہیں اُن کے رب کی طرف سے انعام ملے گا۔ (۲:۶۲) یہ الفاظ پانچویں سورۃ میں بھی دوہرائے گئے ہیں اور بلاشبہ بہت سے مسلمان علماء کی یہی رائے ہے کہ اُن کے نبی (ﷺ) کی یہی تعلیم تھی کہ ہر شخص کا مذہب اُس کو نجات دلوا سکتا ہے بشرطیکہ وہ مخلص ہو اور ایک اچھی زندگی بسر کرے۔ لیکن محمدؐ کے پیروں کے دباؤ تلے یہ سہولت ختم کر دی گئی اور مطلب میں یہ شامل کر دیا گیا کہ ''اگر وہ مسلمان ہو جائے''، اگرچہ یہ تاویل ناقص ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اگر ایک بت پرست مسلمان ہو جائے تو اُسے تو نجات ہو ہی جانی چاہیے اور اُس میں اور اہل کتاب میں کوئی فرق ہی نہ رہ جائے گا۔

رسولوں کے اعمال ۱۰:۳۵ میں پطرس کہتے ہیں ''خدا کسی بھی قوم میں سے جو اُس سے ڈرتا ہے اور راست بازی کرتا ہے وہ اُس کو قبول کرتا ہے'' لیکن ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کرتے کہ، بغیر عیسیٰ پر ایمان لائے، ہر مذہب نجات کے لیئے کافی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مکی اور مدنی سورتوں میں فرق ہے۔ پہلی حالت میں خدا کا ایک سچا نبی لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ دنیاوی چیزوں کی پروا کیئے بغیر استغفار کرو اور نیک زندگی بسر کرو۔ لیکن مدنی سورتوں میں دنیاوی معاملات کے متعلق (احکامات) کو زیادہ اہمیت

حاصل ہوگئی اسلئے کہ وہاں اسلام اپنی بقا کی جنگ لڑ رہا تھا، اوراس کو نہ صرف اپنے پیروں کی قانون کی ضروریات پورا کرنا تھا بلکہ جنگ کی تنظیم اوراِس کے نتائج کے اثرات بھی نبٹنا تھا۔ سو یہ واضح ہے کہ سپاہیوں کو دی گئی ہدایات اور قانون اور نجات کی دعوت میں فرق ہوگا۔ صرف اگر ہم اسباب نزول ذہن میں رکھیں جن کے تحت ہر ہدایت نازل ہوئی تب ہی ہم اس بارے میں ایک درست نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ غیر مسلمانوں سے جنگ جائز ہے یا نہیں۔

ہم بلا ہچکچاہٹ یہ اعلان کرتے ہیں کہ قرآن کا بلا متعصّبانہ مطالعہ اس نتیجہ پر پہنچائے گا کہ وہ سب لوگ جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں اُن کی نجات ہو جائے گی۔ یقیناً اُن لوگوں کے پاس جو یہ کہتے ہیں کہ جہاد کا مقصد اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلانا ہے کوئی دلیل ہی نہیں رہ جائے گی۔ اس کے برعکس سورۃ حج میں لکھا ہے کہ جہاد کا مقصد مسجدوں، چرچوں ، یہودیوں کے معبدوں، عیسائی خانقاہوں کو تباہی سے بچانا ہے۔ (۲۲: ۴۰)۔ ہم اب تک اُس عیسائی صلیبی جنگ میں شامل سپاہی کا نام ڈھونڈ رہے ہیں جو مسجدوں اور یہودی معبدوں کی حفاظت کے لیئے صلیبی جنگوں میں شریک ہوا!! لیکن جب فرڈیننڈ اور ازابیلا نے مسلمانوں کو سپین، جہاں وہ اپنی صنعتیں اور علوم لے کر گئے تھے، سے نکالا اور عیسائیوں سے مُخالفت شروع ہوئی تو جہاد کا یہ نیا معنی یعنی عیسائیت کی عداوت وجود میں آیا۔ یقیناً جہاد اصل میں مسلمانوں کو حملے سے بچانے کی کوشش کا نام ہے، یہاں تک کہ مسلمان جرنیلوں کو واضح حکم تھا کہ کسی ایسی جگہ حملہ نہیں کرنا جہاں نماز پڑھی جا سکے یا جہاں ایک اکیلا مسلمان بغیر تنگ کئے اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزار سکے۔

جارحیت کے خلاف جنگ کی اجازت

واقعی دوسری سورۃ میں مذہب کے لیئے جنگ کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے لیکن یہ اجازت شدید اشتعال کی حالت میں دی گئی تھی۔ لیکن یہاں بھی فرمایا کہ خدا کے دین کی خاطر اُن سے لڑو جو تمہارے ساتھ لڑتے ہیں لیکن اُن پر حملہ کرنے میں پہل کر کے خدا کے حکموں کی خلاف ورزی نہ کرو کیونکہ خدا ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ جہاں وہ تمہیں ملیں اُنہیں مارو اور اُن جگہوں سے اُنہیں نکال دو جہاں سے اُنہوں نے تمہیں نکالا تھا۔ شرک قتل سے بدتر ہے لیکن مسجد حرام میں اُس وقت تک نہ لڑو جب تک کہ وہاں وہ پہلے تم پر حملہ نہ کریں اور اگر وہ حملہ کرتے ہیں تو پھر اُنہیں قتل کرو لیکن اگر وہ رُک جائیں تو خدا رحم کرنے والا ہے۔ سو اُن سے لڑو جب تک شرک باقی نہ رہے اور دین صرف خدا کے لیئے ہو جائے لیکن اگر وہ لڑائی بند کردیں تو پھر مت لڑو، سوائے اُن کے خلاف جو فساد پیدا کرتے ہیں (۲: ۱۹۰ تا ۱۹۳) دوسرے الفاظ میں زمانہ امن میں گناہ سے جنگ کرو گناہگاروں سے نہیں۔ اور پھر تیسری سورۃ میں جب خدا کو آواز دی جاتی ہے کہ وہ مقابلے پر آنے والی دشمن کی ہر فوج سے زیادہ طاقتور ہے یہ اُحد کی جنگ تھی جب کہ قریش نے کوشش کی کہ وہ مسلمانوں کو دوبارہ بُت پرستی کی طرف راغب کریں۔ اس سورۃ میں جنگ کی حوصلہ افزائی کا ایک مخصوص اطلاق ہے۔ اور کتنے نبی ہوئے جن کے ساتھ ہوکر بہت سے ربانی لوگ لڑے پھر اس وجہ سے ست نہ ہوئے جو ان کو اللہ کی راہ میں مصیبت پیش آئی اور وہ کمزور نہ ہوئے اور نہ عاجزی اختیار کی اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ (۳: ۱۴۷) سو اللہ نے اُن کو دنیا کا ثواب اور آخرت کا اچھا ثواب دیا اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (۳: ۱۴۷) اور آگے بلکہ ہم عنقریب اُن لوگوں کے دلوں میں رُعب ڈال دینگے جو کافر ہوئے (۳: ۱۵۰) یہ قریش کی طرف اشارہ ہے جن کو افسوس تھا کہ وہ مسلمانوں کو پوری طرح تباہ نہ کر سکے اور جو ارادہ کر رہے تھے کہ اس مقصد کے لئے واپس مدینہ جائیں لیکن خدائی تصرف سے اُن کے دلوں میں گھبراہٹ پیدا ہوگئی اُس نے اُن کو روک دیا۔

آگے چوتھی سورۃ میں فرمایا کہ خدا کے دین کی راہ میں لڑو لیکن کسی سے زبردستی ایسا کام نہ کرواؤ جو اُس کے لیئے مشکل ہو سوائے اپنے لئے۔ اس کا اشارہ اُن مسلمانوں کی طرف ہے جو بدر کے موقع پر حضورؐ کا ساتھ نہیں دینا چاہتے تھے اور اس طرح آپؐ کو صرف ۷۰ سپاہیوں کے ساتھ کوچ کرنا پڑا۔ دوسرے الفاظ میں نبی کریم کو ہر حال میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنی تھی چاہے وہ کسقدر مشکل کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ بھی فرمایا کہ مومنوں کو بہت ترغیب دے قریب ہے کہ اللہ ان کی جنگ کو روک دے جو کافر ہیں اور اللہ طاقت میں سب سے قوی اور عبرتناک سزا دینے میں سخت تر ہے۔ جو کوئی بھلی بات سفارش کرے اس کا اس کا حصہ ملے گا (۴: ۸۴ تا ۸۵) اور آگے فرمایا کہ جب تم کو دُعا دی جائے تو اس سے بہتر دُعا دو (۴: ۸۶) دوسرے الفاظ میں جب ایک مسلمان السلام علیکم کہے تو دوسرا یہی جواب دیتے ہوئے ساتھ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ بھی شامل کردے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم ان سے جو کافر ہیں جنگ کی حالت میں ملو تو اُن سے پیٹھ نہ پھیرو۔ اور جو کوئی اس دن ان سے اپنی پیٹھ پھیرے سوائے اس کے کہ جنگ کے لئے ایک طرف پھر جائے یا کسی جماعت کیلئے تو وہ اللہ کی ناراضگی لے پھرا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے (۸: ۱۵ تا ۱۶) واقع یہ ہے کہ جب یہ حُکم دیا گیا تو محمدؐ کو جنگ کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ سو اس وقت ایک زبردست اپیل کی ضرورت تھی لیکن جہاد جبکہ اس کا معنی دین کی خاطر ایک دفاعی جنگ جب دین کو سختی سے پامال کیا گیا ہو اُس پر بھی وہی پابندی ہے جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اب ہم سورۃ حج سے پوری آیت دیتے ہیں۔

اُن لوگوں کو اجازت دی گئی جن سے لڑائی کی جاتی ہے اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ اُن کی مدد پر ہے۔ اور وہ اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے، صرف اس بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ ہٹاتا تو یقیناً راہبوں کی کوٹھڑیاں اور گرجے اور عبادتگاہیں جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے گرا دی جاتیں (۲۲: ۳۹ تا ۴۰)

Books for Sale

Presenting Islam as ♦ Peaceful ♦ Tolerant ♦ Rational ♦ Inspiring

By Hazrat Maulana Muhammad Ali		
The Holy Quran: Translation and Commentary with Arabic Text		
Hard Cover	ISBN 0-913321-01-X	£15.00
Deluxe Edition in Gift Box Leather Cover	ISBN 0-913321-11-7	£27.00
Soft Cover	ISBN 0-913321-05-2	£10.00
El Sagrado Qur'an (Spanish Language Edition, Hard Cover)	ISBN 0-913321-24-9	£20.00
Le Qur'an Sacré (French Language Edition, Hard Cover)	ISBN 0-913321-02-B	£20.00
Pocket English Translation without Arabic Text or Commentary		
Deluxe Leather	ISBN 0-913321-77-X	£20.00
Standard	ISBN 0-913321-49-4	£11.00
Bayan-ul-Quran (Urdu Translation and Commentary)		
2 Volumes, Hard Cover	N/A	£16.50
The Muslim Prayer Book (Paperback)	ISBN 0-913321-13-3	£5.00
Living Thoughts of the Prophet Muhammad (Paperback)	ISBN 0-913321-19-2	£5.00
Muhammad the Prophet (Paperback)	ISBN 0-913321-07-9	£6.00
Muhammad el Profeta (Spanish, Paperback)	ISBN 0-913321-57-5	£6.00
The Religion of Islam (Hard Cover)	ISBN 0-913321-32-X	£15.00
The New World Order (Paperback)	ISBN 0-913321-33-8	£5.00
A Manual of Hadith (Hard Cover)	ISBN 0-913321-15-X	£11.00
Handbuch des Hadith (German, Hard Cover)	ISBN 0-913221-03-6	£11.00
Ahadith-ul-A'mal (Urdu, Hard Cover)	N/A	£11.00
Masih Mau'ud (Urdu, Hard Cover)	N/A	£11.00
The Founder of the Ahmadiyya Movement (Paperback)	ISBN 0-913321-64-8	£3.50
Der Begründer der Ahmadiyya Bewegung (Gerrnan, Paperback)	ISBN 0-913221-42-7	£3.50
Jesus in Heaven on Earth by Khwaja Nazir Ahmad		
Hard Cover	ISBN 0-913321-60-5	£12.00
Paperback	ISBN 0-913321-76-1	£10.00
SPECIAL OFFER: While stocks last, copies of the OLD (sixth) edition are now available at a the bargain price of £4.50.		
The Teachings of Islam by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (Paperback)	ISBN 0-913321-34-6	£5.00
Islami Usul ki Filasafi (Urdu original of previous title, Paperback)	N/A	£5.00
Die Lehren des Islam by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (Paperback)	ISBN 0-913321-44-3	£5.00
A Brief Sketch of My Life by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad	ISBN 0-913321-62-1	£3.50
Ahmadiyyat in the Service of Islam by N. A. Faruqui (Paperback)	ISBN 0-913321-00-1	£5.00
The Qadiani Violation of Ahmadiyya Teachings by Dr. Z. Aziz	ISBN 0-913321-29-X	£3.50
Muhammad in World Scriptures by Maulana Abdul Haq Vidyarthi		
VOLUME 1 OF THE NEW, REVISED EDITION (Hard Cover)	ISBN 0-913221-59-1	£15.00
Mujaddid-i-A'zam by Dr. Basharat Ahmad		
(Authoritative Urdu biography of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad in 3 vols)	N/A	£18.00
TITLES FOR CHILDREN		
Alhamdulillah by Fazeel Sahukhan		
(A book of basic Islamic phrases with colour illustrations, Hard Cover)	ISBN 0-913321-51-6	£6.00
The Meaning of Surah Fatihah by Fazeel Sahukhan		
(A unique explanation of the spirit behind Islamic prayers, Paperback)	ISBN 0-913321-65-6	£6.00

A FULL CATALOGUE OF BOOKS IS AVAILABLE ON REQUEST

THE ISLAMIC BOOK DEPOT (U.K.)

Dar-us-Salaam, 15 Stanley Avenue, Wembley, HA0 4JQ

http://www.islamic-book-depot.org.uk